شذرات

دنیا میں لاکھوں انسان ایسے پائے جاتے ہیں، جن کو صحیح دین اور شریعت کی تبلیغ صحیح طور پر نہ ہوئی ہو ان کے متعلق یہ حکم صادر کرنا کہ یہ سب کے سب جہنمی ہیں، سراسر بے انصافی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی تالیف بدور بازغہ میں لکھا ہے اگر کچھ لوگ ایسے ہیں جو پہاڑوں اور دور دراز جگہوں پہ رہتے ہیں اور ان کو دین اسلام کی صحیح تبلیغ نہ ہوئی ہے (اور لطف تو یہ ہے کہ خود اکثر مبلغوں نے بھی اسلام کو صحیح طور پر نہ سمجھا ہے تو وہ دوسروں کو کیا سمجھائیں گے) ایسے غیر مسلمانوں کے متعلق شاہ صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ وہ اعراف میں جائیں گے اور وہ دوزخ کے اصحاب نہیں ہیں یہ بہت بڑی بات ہے جو شاہ صاحب کے سوا کسی دوسرے عالم نے کھل کر نہیں کہی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اپنی مشہور تالیف حجۃ اللہ البالغہ میں اصحاب اعراف کے متعلق فرماتے ہیں:

اصحاب یمین کے بعد ایک اور جماعت ہے جس کا نام اصحاب اعراف ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن کا مزاج صحیح، درست اور فطرت پاکیزہ ہوتی ہے لیکن انہیں اسلام کی دعوت قطعاً نہیں پہنچی اور اگر پہنچی بھی ہے تو اس طرح نہیں کہ ان کے مقابلہ میں حجت بن سکے کہ ان کے شبہات کا ازالہ ہوسکے اور اس لئے ان کی نشاۃ اس حالت میں ہوئی کہ نہ وہ ملکات خسیسہ میں منہمک و مستغرق رہے اور نہ وہ مردود و ناپاک اعمال میں منہمک رہے اور نہ وہ بارگاہ حق تعالیٰ کی جانب نفیاً یا اثباتاً متوجہ ہوئے ان کی زندگی کا تمام وقت معاش کی فوری تدابیر میں ہی ختم ہوگیا اس قسم کے لوگ مرنے کے بعد ایک گونہ عالت کی طرف رجوع کریں گے نہ ان کو عذاب ہوگا نہ ثواب تاآنکہ ان کی قوت بہیمیہ پارہ پارہ ہوجائے گی اس وقت ان پر قوت ملکیہ کی کچھ برق اور روشنی چمکنے لگے گی۔

انہی اصحاب اعراف میں ایک گروہ ایسا ہے جن کی عقلیں ناقص ہوا کرتی ہیں۔ جیسے کہ بچے، دیوانے کم عقل، کم سمجھ لوگ، کسان، غلام اور وہ لوگ جنھیں اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر اور بے کار ہے۔ یہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں جب رسوم سے علیحدہ اور پاک کردیا جائے تو وہ محض

بے عقل بے سمجھ ہی رہ جاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کے ایمان کے لئے صرف اتنا ہی کافی سمجھا جائے گا جس قدر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کالی لونڈی سے کافی سمجھا تھا۔ اس سے آپ نے پوچھا: این اللہ، اللہ کہاں ہے تو اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اس قسم کے لوگوں سے صرف اس قدر مقصود ہے کہ وہ مسلمانوں سے مشابہ سمجھے جائیں تاکہ مسلمانوں کا کلمہ متفرق ومختلف نہ ہو جائے۔

اور وہ لوگ جو سرتاپا رذائل خسیس امور میں مبتلا اور محو ہو کر رہ گئے اور حق تبارک وتعالیٰ کے حضور میں غلط راہ اختیار کی ایسے لوگ اہل جاہلیت ہوں گے۔ اور ایسے لوگوں کو مختلف قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

یہ خبر بڑے افسوس اور اندوہ سے سنی جائے گی کہ شاہ ولی اللہ اکیڈیمی کے ایک سرگرم کارکن اور اکیڈیمی ڈائرکٹروں کے ایک ڈائرکٹر پروفیسر غلام حسین جلبانی اسی ماہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے اللہ کے پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جلبانی مرحوم نے پاکستان بننے سے بہت پہلے ایم۔اے عربی کا امتحان بمبئی یونیورسٹی سے پاس کیا تھا۔ آپ کے استاد عربی ادب کے عظیم ماہر شمس العلماء عمر بن محمد داؤد پوتہ تھے جو اس زمانہ میں بمبئی کے آندھری کالج کے پروفیسر تھے مرحوم جلبانی سندھ سے جاکر اسی کالج میں ڈاکٹر داؤد پوتہ سے پڑھتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اپنے اس ہونہار شاگرد سے بڑی محبت تھی اور بڑے انہماک سے جلبانی صاحب کو پڑھاتے رہے۔

پھر جب کراچی میں ایس۔ ایم کالج کی بنیاد پڑی تو جلبانی صاحب اس میں عربی کے استاد مقرر ہوئے اسی اثناء میں حج کو گئے اور وہاں حرم مکہ میں امام عبیداللہ سندھی سے ان کی ملاقات ہوئی، علامہ سندھی نے ان کو شاہ ولی اللہ صاحب کے فلسفہ کے مطالعہ کی رغبت دلائی اور مرحوم جلبانی حج سے واپس آکر اس فلسفہ کے مطالعہ میں مشغول ہو گئے۔

پھر ایسا اتفاق ہوا کہ میں ۱۹۵۰ء میں کراچی کے مشہور قدیمی درسگاہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں شیخ الحدیث تھا اور جلبانی صاحب ہر اتوار کو میرے پاس آکر شاہ صاحب کے فلسفہ کے متون اربعہ کا درس لینا شروع کیا، انہوں نے مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد صادق سے بھی میرے متعلق اجازت لے رکھی تھی کہ ہر اتوار کو میں ان کو پڑھاتا رہوں جلبانی صاحب کے ایک خاص شاگرد شیخ واحد بخش صاحب (جو آگے چل کر وہ ناظم تعلیمات سندھ بنے) وہ بھی کبھی کبھار اپنے استاد کے ساتھ آتے تھے اور درس میں شریک ہوتے تھے۔